236

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

ظلمتیں کافور ہوجائینگی اِک دن دیکھنا | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرے کے ہوں بینا ابھی

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔ (الہام مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵

جلد ۳ | ۴ نومبر ۱۹۱۵ء | پنجشنبہ | مطابق ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۵۸

Digtized by Khilafat Library

مدینۃ المسیح

حضرت کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے حضرت کی ان تمہاکت بخشانی و توجہات جو حضور مہمات دین پر فرماتے ہیں دیکھ کر خدام حیران ہوتے ہیں اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کی عمر و صحت۔ علم و فضل۔ دولت و اقبال۔ عزم و استقلال میں برکت دے اور ہم سب کو بھی توفیق بخشے کہ نصرت اسلام میں حضور کے مخلص ہاتھ بٹانے والے ہوں۔ آمین ۔

ترجمۃ القرآن کا کام بسرگرمی ہو رہا ہے۔ حضور کا منشا ہے کہ پہلا پارہ اس مہینے میں تیار ہو کر شائع کیا جا سکے۔ اللہ مددگار ہو۔

منارۃ المسیح کی باقی تعمیر کا کام شروع ہوا چاہتا ہے۔ احباب جلسہ سالانہ پر آنکر انشاء اللہ اس کا ایک بڑا حصہ

اخبار احمدیہ

کریام ضلع جالندھر سے اخویم مکرم غلام احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ اطلاع دیتے ہیں کہ مجوزہ **قانون رواج** کے متعلق ممبران جماعت ہائے کریام۔ راہوں۔ ہیر سیاں۔ لنگروعہ کریم پور تحصیل نواں شہر۔ پنام۔ گڑھ شنکر۔ بیرم پور تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور کے العبدات و نشانہائے انگشت لگا کر حضرت کی خدمت میں ارسال کر دیئے گئے ہیں تا کہ حضور کی معرفت میموریل گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں بھیجا جائے دیگر مقامات کی انجمنیں بھی بہت جلد اس طرف توجہ کریں ۔

سونی پت سے برادر نور الٰہی صاحب حضرت کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ اس نواح میں مبلغ کی بڑی ضرورت ہے جلسہ کے بعد کوئی بزرگ واعظ دار الامان سے بھیجے جائیں (اللہ تعالیٰ ہی اپنے فضل سے ہماری ضرورتوں کے پورا ہونے کا سامان کرے۔ یہاں ایک محدود تعداد واعظوں اور مبلغوں کی ہے اور وہ بھی کتنی کسی دوسری خدمات پر مامور ہیں۔ جن کا حرج گوارا کر کے ہر پھر کر انہی کو ہر جگہ جانا پڑتا ہے۔ پس اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ مختلف مقامات کے احباب مقامی تبلیغی اغراض کو حتی الوسع خود پورا کرنے میں ساعی رہیں۔ حضرت صاحب نے بھی اپنے پچھلے خطبہ میں اسپر بہت زور دیا تھا۔ ایڈیٹر)

انچولی ضلع میرٹھ سے برادر الطاف حسین صاحب بھی ایک مبلغ کی سخت ضرورت ظاہر کرتے ہیں۔ جہاں تک ہم کو معلوم ہے اخویم مکرم حکیم عبد الصمد صاحب دہلوی وہاں ایک مخلص اور پرجوش احمدی ہیں۔ جب تک دار الامان سے بیرونجات کے لئے مزید مبلغین کا بندوبست نہ ہو سکے انہیں اس خدمت کا ثواب اپنے کاروبار سے وقت نکال کر بھی حاصل کرنا چاہیئے ۔

اخویم مکرم منشی برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ چندہ دور

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ

عَسٰٓی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ

لَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ

الفضل کا مستقبل

*

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اُسی کی توفیق سے سلسلہ حقہ کی جو کچھ خدمت اس اخبار نے ابتک انجام دی اسکے پچھلے فائلوں سے بخوبی معلوم ہو سکتی ہے۔ ہمیں اقرار ہے کہ الفضل کو جس اعلیٰ معیار پر چلانا بوقتِ اجراء اسکے محترم مالکوں کا مقصود تھا اور جو شانِ خاص احمدی جرائد میں ہونی چاہیئے۔ وہ سالِ اول کے بعد جیسی چاہیئے تھی نہیں رکھی جسکے بہت سے اسباب ہیں۔ از انجملہ ایک یہ کہ ابتدائی مشکلات کے باعث کارکنوں کو بھی اسکی توسیع اشاعت میں کماحقہ کوشش کا موقعہ نہیں ملا۔ اور جماعت نے بھی تعدادِ خریداری بڑھانے میں اِن کا کچھ مستعدی و توجہ سے ہاتھ نہیں بٹایا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ قلیل اشاعت پر اخراجات کثیر کا بارِ گراں شروع سے غالب رہا۔ اور انتظامی معاملات کے ساتھ قلمی خدمات پر بھی آخر اس کا اثر پڑا۔ پھر باہمی تنازعات کی ناگوار بحثوں کا سلسلہ طویل اور بھی اصل مقصد میں حارج ہوا۔ ان تمام ناموافق حالات کے ماتحت ایک طرف تو جس انداز سے وہ سالِ اول میں نکلتا رہا اس میں دن بدن کمی آتی گئی اور دوسری جانب مالی زیر باری بڑھتے بڑھتے اس کی میزان گزشتہ ڈھائی سال کے عرصہ میں قریبًا **پانچہزار روپے** تک پہنچ چکی ہے +

لیکن ان حالات نے ہمیں خدا کے فضل سے مایوس نہیں کیا۔ بلکہ ایک قیمتی سبق دیا ہے۔ وہ یہ کہ دین کی خدمت اور قوم کے مذاق کی اصلاح ایسا عظیم الشان کام ہے جس کا بار اُٹھانے والوں کو بہت سی قربانیاں کرنے اور بار بار سختیاں جھیلنے پر بھی کسی حال میں ہمت نہیں ہارنی چاہیئے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ مستعدی و استقلال کے ساتھ اپنے فرض کی ادائیگی میں لگے رہنا لازم ہے۔ مگر چونکہ دنیا عالم اسباب ہے اور مومن جہاں افضالِ الٰہی کی دستگیری کو اپنی تمام تر کامیابیوں کا امیدگاہ سمجھتا ہے اسکے ساتھ ہی خود خدا کے پیدا کردہ اسباب کی رعایت ملحوظ رکھنا بھی اپنا فرض جانتا ہے۔ پس گزشتہ ڈھائی سال کے تجربہ نے ہمیں اس طرف متوجہ ہونے کی ضرورت محسوس کرائی کہ موجودہ انتظام اخبار میں مناسب تغیر و اصلاح ہو کر اگر الفضل جاری رہ سکے اور بجائے اسکے کہ مالی زیر باری سے دیتے دیتے بالآخر تھک کر بیٹھ جائے وہ بفضل خدا اپنے پاؤں پر کھڑا ہو کر چلتا رہے بلکہ رفتہ رفتہ کچھ ترقی بھی کر سکے تو اسکے یہ معنے ہونگے کہ تمام زیر باری اور سعی و جانفشانی جو محض اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر اس نے اس چھوٹی سی عمر میں برداشت کی وہ رائگان نہیں گئی بلکہ ٹھکانے لگی +

اسکی تفصیل موجبِ طوالت ہوگی کہ موجودہ حالت میں کن کن وجوہ سے اخبار مثل سابق ہفتہ میں تین بار نکلتے رہنا سخت دشوار بلکہ ایک امرِ محال ہو گیا تھا۔ اسواسطے ہم ناظرین کو مجملاً اتنا ہی بتلا دینا کافی سمجھتے ہیں کہ آئندہ کے لئے بڑے غور و خوض کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ الفضل بجائے تین بار کے **ہفتہ میں دو بار** شائع ہوا کرے۔ مجموعی تعداد صفحات وہی ہفتہ میں ۲۴ صفحے رہے یعنی ہر ایک پرچہ بجائے آٹھ صفحہ کے بارہ ۱۲ صفحے کا ہوا کرے۔ اخبار کی قیمت بھی وہی چھ ۶ روپے سالانہ ہوگی۔ اور اس طرح مصارف محصول ڈاک وغیرہ میں جو تخفیف ہو اس سے اخبار کو بلحاظ مضامین زیادہ مفید و دلچسپ بنانے کی کوشش کی جائے۔ درس قرآن شریف کا جو ضروری سلسلہ کچھ دنوں سے بند رہا وہ بھی از سرِ نو جاری کیا جائے اور اُس کو حتی الوسع باقاعدگی سے نباہا جائے۔ پھر علمی و تحقیقی مضامین کی جو افسوسناک کمی پچھلے کم و بیش ڈیڑھ سال میں واقع ہوئی اسکی تلافی پر بفضل و توفیق ربی اپنے امکان بھر توجہ کیجائے +

ہمیں بار بار جتلانے کی ضرورت نہ ہوتی اگر بہی خواہانِ الفضل از خود اس کا خیال رکھتے کہ اشاعت اخبار کی کمی ہر ایک لحاظ سے نہ صرف اخبار کے واسطے موجبِ مشکلات بلکہ اغراض و فوائد سلسلہ کے حق میں بھی نہایت مضر و مانع ترقی ہے۔ مرکز سے نکلنے والے آرگن کی آواز چاہیئے کہ دُور دُور پہنچے اور اسکی دینی خدمات کا اثر ایک تنگ دائرہ میں محدود رہنے کے بجائے ممکن سے ممکن وسعت کے ساتھ خلق اللہ کے لئے موجبِ اصلاح و ہدایت ہو جسکی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ اِدھر جہاں تک بن پڑے اخبار کو پہلے سے زیادہ مفید و دلچسپ بنانے کی کوشش کی جائے۔ اُدھر جماعت بھی توسیع اشاعت میں سرگرمی سے سعی و توجہ فرما کر دفتر کو آئے دن کی مشکلات سے نکالنے میں ایسی ہمت و حمیت دکھلائے جو ایک زندہ قوم کے شایانِ شان ہو +

قادیان میں پریس کے متعلق جو جو دشواریاں اور زیر باریاں پیش آتی ہیں ان کا اندازہ کرنا باہر والوں کے لئے غیر ممکن نہیں تو بہت مشکل ضرور ہوگا۔ اسواسطے مجوزہ تخفیف سے بھی یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہیئے کہ اخبار کے اخراجات میں اتنی کفایت نکل آئے گی کہ آیندہ کے لئے وہ اپنے بہی خواہوں کی ہمدردی و حوصلہ افزائی سے مستغنی ہو جائے گا (الا ماشاء اللہ) ایک عملہ مشین کا ہی خرچ اتنا ہے کہ دفتر کو سر نہیں اُٹھانے دیتا۔ اور نظرِ محالات موجودہ اس کا رکھنا بہر نہج ضروری ہے ورنہ ہفتہ میں دو ۲ بار اشاعت کا اہتمام بھی خالی از دقت نہ ہوگا۔ پس اب اخبار کو قائم رکھنے کفیل بالذات بنانے اور بلحاظ مضامین بہتر حالت میں لانے کی یہی صورت ہو سکتی ہے کہ اسکی تعداد خریداران بڑھائی جائے اور ایڈیٹوریل سٹاف کا اپنی قابل قدر قلمی اعانت سے ہاتھ بٹانے والے احباب بھی آیندہ اس کا پورا پورا خیال رکھیں کہ الفضل کے اجراء کی اصل غرض سلسلہ کی خدمت اور احمدی وقائع نگاری کا ایک پاکیزہ۔ پسندیدہ۔ مفید و بابرکت نمونہ پیش کرنا ہے نہ کہ ملک و قوم کے بگڑے ہوئے مذاق کا تتبع +

الفضل کے مستقبل کی نسبت یہ چند معروضات ہم نے ضرورتاً ناظرین کے گوش گذار کر دیئے ہیں اگرچہ چونکہ تمام بہبودی و اصلاح اللہ تعالیٰ کی توفیق اور فضل پر ہی منحصر ہے اس واسطے ہم اُسی قادرِ مطلق کے حضور کمال عجز و نیاز سے دست بدعا ہیں کہ ہم سبکو اپنے فرائض کماحقہ انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے ہماری ناچیز سعی و تدابیر میں برکت ڈالے تاکہ ہماری حقیر خدمات اُس کے پیارے دین اسلام کے حق میں مفید ثابت ہوں۔ آمین!

آخر میں ہم کو یہ اور بتانا ہے کہ اشاعت ہذا کے بعد ایک نمبر اور مثل سابق نکلے گا۔ بعد ازاں انشاء اللہ اخبار ہر منگل اور ہفتہ کے دن شائع ہوا کرے گا +

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل قادیان

قادیان دارالامان - مورخہ ۱۸ر نومبر ۱۹۱۵ء

مجوّزہ قانون رواج پنجاب
قابل توجہ جماعت احمدیّہ

اخویم مکرم جناب غلام احمد خان صاحب سڑدعیہ مختار عدالت پاکپٹن کا مضمون جو بڑی دلسوزی اور قابلیت سے لکھا گیا ہے اس قابل ہے کہ احمدی جماعت اسے خاص توجہ سے پڑھے - اور جلد سے جلد اسکے نفس مضمون سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے - گو انہی کالموں میں پہلے بھی اس ضروری مبحث پر متعدد دفعہ زور دیکر لکھا جاچکا ہے لیکن معاملہ کی اہمیت اور کمئی مہلت اس امر کی متقاضی ہے کہ مضمون ہذا بلا توقف شائع ہو کر برادران سلسلہ کی نظر سے گذر جائے - اس واسطے ہم اسکو ضرورتاً لیڈر کی جگہ ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں :- (ایڈیٹر)

گورنمنٹ برطانیہ ایک ایسی سلطنت ہے جسکے زیر سایہ مسلمان امن اور عافیت اور آزادی سے زندگی بسر کرتے ہیں - اور جس کے عطیات سے وہ بہت کچھ ممنون منّت اور مرہون احسان ہیں اور جس کی سلطنت حقیقت میں نیکی اور ہدایت پھیلانے کے لئے کامل مددگار ہے تو پھر بڑے افسوس کی بات ہوگی - اگر ہم ایسی عادل اور رحیم گورنمنٹ کی خدمت میں اپنے جائز مطالبات کو نہایت ادب سے عرض نہ کریں - بھلا یہ کبھی ہمیں گمان ہو سکتا ہے کہ وہ گورنمنٹ جس نے اپنے قوانین میں مویشی اور چارپایوں سے بھی ہمدردی ظاہر کی ہو - وہ انسانوں کے ایک گروہ کثیر کی ہمدردی سے جو اسکی رعیت اور اسکے زیر دست ہیں غافل رہے ہرگز نہیں - لہٰذا ہمیں اللہ تعالیٰ کی نصرت سے کامل امید ہے - کہ گورنمنٹ ممدوحہ اپنی رحیمانہ نظر سے مسلمانوں کو بالعموم مجوزہ قانون رواج پنجاب سے مستثنےٰ قرار دیدیگی - بشرطیکہ مسلمان عام طور پر اپنے ایسے منشاء سے فوراً گورنمنٹ عالیہ کو آگاہ کر دیویں مگر یہ تب ہی ہو سکتا ہے کہ جب مسلمان رواج پنجاب کے بندھنوں سے خلاصی پانے کے واسطے رسوم مروجہ سے اظہار نفرت کریں - اور دل میں مصمم ارادہ کرلیں کہ مجموعی طور پر ہم کو شریعت اسلام پر عمل پیرا ہونا ہے بے شک ایسا کرنا ایک بڑی بھاری قربانی کو چاہتا ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ - یعنے صبر اور نماز سے اللہ تعالیٰ کی امداد اور اعانت طلب کرو - پھر مسلمانوں کے لئے ایسی قربانی کرنا نہایت آسان کام ہو جائیگا - اس میں شک نہیں کہ یہ ایک بڑا بھاری بوجھ ہے - جو کہ رواج پنجاب کا جو مسلمانوں کی گردنوں پر رکھا ہوا ہے - اور اس سے رہائی ملنی اللہ تعالیٰ کی امداد کے بغیر بالکل ممکن نہیں - کیونکہ صبر اور صلوٰۃ کی پابندی بھی ایک قربانی کو چاہتی ہے - جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ یعنی البتہ یہ بات بھاری ہے - مگر ڈرنے والوں پر - اور جن کو یقین ہے کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور اُسی کے پاس انہیں لوٹ کر جانا ہے - اور ان کے لئے یہ کوئی بڑی بات نہیں - کیونکہ صبر اور دعا سے کام لینا تو ان کا کام ہی ہے - الغرض رواج پنجاب کو ترک کرنا نام کے مسلمانوں کو دو بھر معلوم ہو تو ہو - مگر آیت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کی مصداق جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے اسکو خیرباد کہدینا کوئی مشکل امر نہیں صرف عملی مستعدی کی ضرورت ہے *

یہ امر قابل نوٹ ہے کہ پنجاب ایکٹ نمبر ۴ - ۱۸۷۲ء کی دفعہ ۵ کے رو سے متنازعہ فیہا معاملات متعلق جانشینی وراثت - جائداد خاص اثاث - منگنی - نکاح - طلاق - مہر تبنیت - ولائت - نابالغی - غیر صحیح النسبی - خاندانی تعلقات وصیت ہبہ - ترکہ وصیت تقسیم مذہبی رسم اور سررشتہ میں فیصلہ کا قاعدہ (۱) رواج پنجاب ہے جبکہ متخاصمین رواج پنجاب کے پابند ہوں - اور (۲) شریعت اسلام ہے جبکہ متخاصمین مسلمان ہوں - اور (۳) دھرم شاستر ہے جبکہ متخاصمین ہندو ہوں یہ موجودہ قانون بھی متخاصمین کو ایک وسیع آزادی بخشتا ہے - جس پر گورنمنٹ کا جسقدر شکریہ ہم بجا لاسکیں تھوڑا ہے مگر کتنے ہیں جنہوں نے گورنمنٹ کی اس خاص مہربانی کا شکریہ ادا کیا - اور اپنے تئیں فیصلہ جات دیوانی میں شریعت اسلام کا پابند کہایا - ہاں اکثر ہیں - جنہوں نے نفسانی اغراض کو مقدم کرکے شریعت اسلام کو پس پشت ڈالا - اور قلیل فائدے کو دیکھکر رواج پنجاب کے پابند ہوگئے اور قرآن کریم کی آیت اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى کے مصداق بنگئے - مگر ایسے اشخاص یاد رکھیں کہ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۝ کے بموجب انکی اس سوداگری سے انکو نہ تو کوئی نفع اسوقت تک ہی ہوا - اور نہ آئندہ ہونے کی اُمید - اور نہ وہ ہدایت یافتہ ہوئے - اور نہ ہونے کی اُمید -

دھوبی کا کُتّا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا -

اگر ایسے اشخاص کو یہودی صفت کہیں تو چڑتے ہیں کاش کہ لوگ سوچتے کہ ہم کہاں سے کہاں چلے گئے - اور ہماری آئندہ نسلیں ہماری نسبت کیا رائے لگائینگی کہ باوجود مسلمان کہلانے کے شریعت اسلام سے بیزار ہوئے - اور رواج پنجاب کے پابند ہوگئے - اور سرکاری دفاتر میں اس قسم کے فیصلہ جات کی امثلہ چھوڑ گئے *

غرضیکہ ایک مسلمان کو رواج پنجاب کے پابند ہونے پر شریعت اسلام کے اٹھارہ مذکورہ بالا امور میں اصول و احکام ترک کرنے پڑتے ہیں جنکے ماتحت فروعی طور پر بے شمار دیگر اسلامی احکام کو بھی خیرباد کہنا پڑتا ہے - مگر ایک مخلص مومن ایسا کرنا ہرگز گوارا نہیں کر سکتا - وہ تو اپنے سوتیں تعلقات میں قرآن کریم کو ہی اپنا دستور العمل ٹھہرائے گا نہ کہ رواج پنجاب کو *

شاید کسی کے دل میں یہ وہم گذرے کہ ہم پنجابی ان عجیب مذاق کی وجہ سے کہ مشرقی اقوام اپنے رسوم کو فراموش نہیں کرتیں - اپنی ابتدائی رسوم کے پابند رہیں تو کیا ہرج ہے ؟ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے کیا ہی عمدہ دندان شکن جواب دیا ہے - وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ط اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝ یعنی جب انکو کہا جاتا ہے کہ جو اللہ تعالےٰ نے نازل کیا ہے اسکی پیروی کرو تو وہ کہدیتے ہیں کہ ہم تو اسی پر چلیں گے جس پر ہمنے اپنے باپ دادوں کو دیکھا - اگرچہ انکے باپ دادوں کو کچھ بھی عقل نہ ہو - اور نہ وہ ہدایت پر چلتے ہوں مگر اے قرآن کریم پر ایمان رکھنے والو! مشرقی اقوام اپنے آبائی

رسم و رواج کو فراموش نہ کریں تو نہ کریں مگر تم تو ایک اسلامی قوم ہو۔ تمہارے پاس تمہاری عقل خداداد ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت تمہارے پاس ہے پھر تم ان دقیانوسی خیالات اور رسم و رواج کے کیوں پابند ہو۔ اور مذکورہ بالا اشارہ و اصول و احکام اسلام جو آیت تلک حدود اللہ کے ماتحت حدود اللہ میں شامل ہیں۔ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کی کیوں نافرمانی کرو۔ اور حدود اللہ سے کیوں تجاوز کرو۔ اور اس آیت کی وعید کے کیوں نیچے آؤ۔ ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا خالدا فیہا ولہ عذاب مھین۔ یعنی جو کوئی اللہ اور اسکے رسول کی ان امور متذکرہ بالا میں عدول حکمی کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی حدود سے متجاوز ہوگا تو وہ اسکو آگ میں رہ پڑنے کے واسطے داخل کرے گا۔ اور اسکو ذلت کی مار ہے اس قسم کی سخت وعید کے ہوتے ہوئے ایک خداترس آدمی تو ضرور موت قبول کر لیگا۔ بہ نسبت اسکے کہ شریعت اسلام کو ترک کر کے رواج پنجاب کو قبول کرے۔ اس کے مقابلہ میں شریعت اسلام پر عمل کرنے والے مومنوں کو جو کہ ان حدود اللہ میں اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے باغات کا وعدہ دیا ہے۔ جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں اور اسکو اللہ تعالیٰ نے وذالک الفوز العظیم کر کے پکارا ہے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا کوئی ان حدود اللہ پر عمل پیرا ہو کر دیکھ لے تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ وعدہ اسکے ساتھ اللہ تعالیٰ اسی دنیا میں پورا کر دکھائے گا ۔

پیشتر اسکے کہ میں اس مضمون کو ختم کروں۔ ایک دو اور اہم امور کا ذکر کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ مجوزہ قانون رواج پنجاب کے متعلق گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں میموریل بھیجا جانے کی تحریک بلاشک و شبہ بابرکت ہے۔ کیونکہ یہ تحریک بسرپرستی حضرت خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ہوئی ہے جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ اپنے مطاع حضرت اولوالعزم کی اطاعت کما حقہ کریں۔ اسمیں شک نہیں کہ جماعت احمدیہ کا بیشتر حصہ رواج پنجاب کے بندھنوں سے خلاصی یافتہ ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ مگر جب تک باضابطہ طور پر بحیثیت جماعت احمدیہ ہم کو گورنمنٹ رواج پنجاب سے مستثنیٰ قرار نہ دیوے۔ اور شریعت اسلام کی پابندی نہ ٹھہرا دے۔ تب تک خطرہ ہی خطرہ ہے ۔

اس موقع پر دیہاتی اور زراعت پیشہ اصحاب کو خصوصاً چوکس اور ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ اور گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں میموریل بھیجنا چاہیئے۔ کہ ہمارا ذاتی قانون شریعت اسلام ہے نہ کہ رواج پنجاب۔ موجودہ صورت میں رواج پنجاب کا جسقدر اثر دیہاتی اور زراعت پیشہ لوگوں پر ہے۔ اس قدر قصباتی اور غیر زراعت پیشہ لوگوں پر ہرگز نہیں۔ اول الذکر کے بارے میں عدالتوں کو ابتداءً ہی یہ خیال رکھنا پڑتا ہے کہ ان پر رواج پنجاب حاوی ہے۔ اور وہ رواج پنجاب کے پابند ہیں۔ خواہ وہ مسلمان ہوں یا ہندو مگر موخر الذکر کے بارے میں ایسا قیاس نہیں۔ لہذا دیہاتی اور زراعت پیشہ مسلمانوں کی حالت سب سے زیادہ قابل رحم ہے۔ اللہ تعالیٰ انپر رحم فرماوے ۔

انجمن احمدیہ پاکپٹن کی جانب سے بھی میموریل تیار ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ہی گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں ارسال کر دیا جاوے گا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

ہز آنر نے کیا فرمایا

پچھلے پیر کو ہز آنر لفٹننٹ گورنر بہادر بالقابہ صوبہ پنجاب نے انبالہ میں ایک عظیم الشان دربار منعقد فرمایا۔ جس میں بہت سے والیان ریاست سرکاری۔ عہدیدار۔ جاگیردار اور خطاب دار شامل تھے۔ حضور ممدوح نے چیف سکرٹری کی افتتاحی تقریر کے بعد ایک طویل تقریر خود فرمائی۔ دوران تقریر میں آپنے جہاں بعض دیگر امور ملکی سے متعلق اپنے قیمتی خیالات ظاہر فرمائے۔ اسکے ساتھ ہی مذہبی فسادات کے بارہ میں بھی اپنی رائے ظاہر کی جو مختلف المذاہب افراد رعایا کے حق میں بہت کچھ مفید و سبق آموز ہو سکتی ہے۔ اگر وہ عملاً اسطرف متوجہ ہوں۔ ہز آنر نے فرمایا :-

مجھ سے سوا اور کون اس امر کا متمنی ہوگا کہ ہر ایک فرقہ مذہبی کے لوگوں میں ایک جذبہ صداقت ہو۔ کیونکہ انسانی بہبودی اور اخلاق کی یہی بنائے مستحکم ہے۔ لیکن اسکے ساتھ ہی ہر مذہب و ملت کا جو اس نام سے موسوم ہونے کے مستحق ہوں۔ یہ بھی فرض اولین ہونا چاہیئے کہ دوسروں کے ساتھ فراخدلی و رواداری کا سلوک برتیں۔ اور اسی زریں اصول کے مطابق کوئی شخص جتنا اپنے مذہب سے زیادہ لگاؤ رکھتا ہے۔ اُتنا ہی وہ دیگر مذاہب کے پیروؤں کے جذبات و محسوسات کا خیال ملحوظ رکھے گا (مفہوم)

گذشتہ اشاعت کے لیڈنگ آرٹیکل میں ہمنے بین الاقوامی تعلقات پر حضرت مسیح موعود (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی پاک تعلیمات کا جو ماحصل بیان کیا تھا۔ اس سے ہز آنر کے یہ خیالات اصولاً بالکل مطابق ہیں اور ہمارے واسطے یہ امر خاص طور پر موجب مسرت ہے کہ گورنمنٹ عالیہ کے ذوی الاقتدار حکام بھی فلاح رعیت کے متعلق اپنے نیک ارادوں میں اس فرستادہ برحق کی تعلیم سے ایک بڑی حد تک متفق ہیں۔ کاش کہ تمام محکوم اقوام بھی اپنی عملی زندگی کو اس اصول سلامت روی کے ماتحت لے آئیں۔ تو ملک میں امن و عافیت کا ایک نیا دور شروع ہو سکتا ہے اور انشاء اللہ یہ ہو کے رہیگا۔ گو جلد ہو یا بدیر۔ کیونکہ مامورانِ الٰہی کے منہ سے نکلی ہوئی باتیں خالی نہیں جایا کرتیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ نیک طینت اور سعید الفطرۃ لوگ، انہیں بلا حیل و حجت یا بادنیٰ تامل جلدی ہی قبول کر لیتے ہیں۔ اور دیگر خلائق زمانہ کی سبق آموزیوں سے مجبور ہو کر رفتہ رفتہ وہیں آ رہتے ہیں جہاں خدا کے منادی انہیں بلاتے رہے۔ گو انہیں کے بعض زبان سے بیگانگی و استغناء کا ہی دم بھرے جائیں لیکن عملاً انہیں بھی ان پاک تعلیمات کی تصدیق سے مفر نہیں ہوتا جیسا کہ اسوقت غیر مسلم اقوام بہت سے امور مذہبی و تمدنی میں طوعاً یا کرہاً اصول اسلام کی صداقت و معقولیت کو روز بروز سمجھتی جاتی ہیں۔ فالحمد للہ ۔

حضور ملک معظم کیلئے دعا

گذشتہ اشاعت کے بعض اخبار میں لکھا جا چکا ہے کہ اندنوں جب کہ حضور ملک معظم جارج پنجم دام اقبالہ فرنچ سپاہ کا معائنہ فرما رہے تھے۔ آپکا گھوڑا کسی وجہ سے بھڑکا۔ اور اس حادثہ میں ہز مجسٹی کے جسم پر چند جگہ خراشیں آئیں گو خدا نے خیر کی کہ بادشاہ سلامت بال بال بچے۔ لیکن تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خراشیں جیسا کہ پہلے خبر لگی تھی۔ کچھ سخت اور اندیشناک نہیں ہیں۔ اور انشاء اللہ جلدی ہی امپیریل ہز مجسٹی کو آرام ہو جائے گا۔ وفادار رعایائے برطانیہ کا فرض ہے کہ ہر جگہ اپنے مہربان تاجدار کی صحت یابی کے لئے خلوص دل سے دعا کریں خصوصاً ہماری جماعت کے لوگ اُمید ہے کہ ضرور دعا کرینگے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبۂ جمعہ

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ

(فرمودہ ۲۹ - اکتوبر ۱۹۱۵ء)

ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ مبلغ ہو!

حضور اقدس نے سورہ فاتحہ پڑھ کر فرمایا۔ کہ سورہ فاتحہ میں اللہ تعالیٰ نے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی دُعا کے بعد غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ بھی فرمادیا ہے۔ لیکن ایسا کیوں کیا گیا۔ کیا صرف اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کہنا کافی نہ تھا؟ پس جبکہ صرف یہی رکھا جاتا۔ تب بھی یہ مفہوم ادا ہو سکتا تھا۔ کہ جو انسان خدا سے یہ دُعا مانگے اسے سیدھا رستہ دکھایا جائے اور گمراہی اور بد افعالی سے بچایا جائے یعنی نیکیوں کی توفیق دی جائے اور بدیوں سے بچایا جائے۔ کیونکہ جب مومن ہر روز یہی دُعا مانگتا ہے کہ مجھے سیدھا رستہ دکھایا جائے اور وہ رستہ بتایا جائے جو منعم علیہ لوگوں کو بتایا گیا تھا۔ تو اس کے اس کہنے سے ہی تمام بدیوں اور ہر قسم کے گندوں اور گناہوں کے رستہ کی ساتھ ہی نفی ہو جاتی ہے اور وہ اس طرح کہ جب کوئی نیک شخص بد ہونے کے بعد ہی بدوں میں شامل ہو جاتا اور سیدھے راستے سے بھٹک جاتا ہے اور نیک اسی وقت تک نیک رہتا ہے جب تک کہ یہ سیدھے راستہ پر ہوتا ہے اور سیدھے راستہ کے لئے خدا تعالیٰ نے یہ دُعا سکھا دی ہے تو پھر غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ کی کیا ضرورت تھی پس بظاہر اتنا ہی کہنا کافی معلوم ہوتا ہے کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اور اسی پر دُعا ختم ہو جاتی۔ لیکن قرآن شریف خدا تعالیٰ کا کلام ہے اس لئے اس میں کوئی فقرہ تو الگ رہا کوئی لفظ بھی زائد نہیں ہو سکتا اور لفظ تو بڑی بات ہے۔ کوئی زبر زیر اور پیش بھی زائد نہیں ہو سکتا بلکہ ہر ایک لفظ انہی حرکات سے استعمال ہوتا ہے جو اس کے لئے ضروری اور لازمی ہیں اور انہیں کا ہونا حکمت الٰہی پر مبنی ہے۔

کیونکہ جیسے خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی تمام چیزوں میں سے کوئی چیز بھی لغو نہیں خواہ وہ کسی کو کیسی ہی ردی سے ردی اور زائد معلوم کیوں نہ دے ایسی چیز پر بھی جب غور اور فکر کیا جائے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ لغو اور فضول نہیں۔ بلکہ نہایت ہی کار آمد اور مفید ہے تو اس کے کلام کا کوئی فقرہ یا کوئی لفظ یا کوئی حرکت کیونکر زائد اور بلا ضرورت ہو سکتی ہے۔ بہت سی چیزیں اسوقت ایسی موجود ہیں جنکو آج سے کچھ عرصہ پہلے ردی اور فضول سمجھا گیا تھا۔ مگر اس زمانہ میں علوم کی ترقی سے ثابت ہو گیا ہے کہ وہ ردی اور فضول نہیں بلکہ بڑے بڑے فوائد اور منافع اپنے اندر رکھتی ہیں۔ بڑی سے بڑی نجس اور ردی چیز تو انسان کا پاخانہ اور پیشاب خیال کیا جاتا تھا لیکن اسی کو اگر دیکھو تو معلوم ہو جاتا ہے کہ انسان غلہ کو کھا کر جب اس سے جو کچھ اس کے لئے مفید ہوتا ہے حاصل کر لیتا ہے اور فضلہ کو ردی بنا کر نکال دیتا ہے تو یہی ردی چیز آئندہ سال جو اس کو کھانا ہوتا ہے اسکی پرورش میں ممد اور معاون بنجاتی ہے اور کھاد بنکر ایک بہت مفید چیز ثابت ہوتی ہے جو ہزاروں بلکہ لاکھوں روپوں کی فروخت ہوتی ہے تو وہی چیز جسکو انسان نے ردی کر کے پھینک دیا تھا خدا تعالیٰ نے اسی کو اس کے لئے غلہ پیدا کرنے کا سامان بنا دیا۔ اس کے علاوہ اور چھوٹی چھوٹی چیزوں مثلاً کاغذوں کے ٹکڑوں اور گھاس پھونس کے تنکوں کو ہی دیکھ لو۔ ان چیزوں کو کسی مصرف کا خیال نہیں کیا جاتا تھا لیکن علوم سے واقف کار لوگوں نے ان سے بھی بڑے بڑے کام لئے ہیں۔ مثلاً مختلف قسم کی گھاس جو جانوروں کے کھانے کے کام بھی نہیں آتی۔ اور جس سے جنگل کے جنگل بھرے پڑے رہتے تھے۔ اور جسے لوگ لغو اور فضول چیز سمجھا کرتے تھے اسکو آج علوم نے بہت فائدہ مند ثابت کر دیا۔ اور بتا دیا ہے کہ یہ لغو نہیں بلکہ نہایت کار آمد ہے کیونکہ اس سے کاغذ جیسی مفید چیز بننے لگی ہے۔ چونکہ پہلے اس سے انسانوں کو کام لینے کا موقع نہ ملا تھا۔ اس لئے انھوں نے لغو سمجھا ہوا تھا۔ لیکن علوم نے آخر ترقی کرتے کرتے بتا دیا کہ یہ بہت مفید چیز ہے۔ پس یہی گھاس اس زمانہ میں علوم کے بڑھانے کا بہت بڑا ذریعہ ہو رہی ہے۔ پہلے زمانہ میں چونکہ کاغذ کی کثرت نہ تھی۔ اس لئے اسوقت کے علوم اور فنون مٹ گئے کیونکہ وہ باتیں لکھی نہ گئیں۔ آج ہم مصر میں ایسے مُردوں کی

لاشیں دیکھتے ہیں جنکو کسی مصالحہ سے رکھا گیا ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ وہ کیا مصالحہ ہے اور اس کے متعلق کوئی تحریر نہیں ملتی لیکن اس زمانہ میں علوم کی ترقی نے ردی چیزوں سے بھی بڑے بڑے فائدے نکال دیئے ہیں۔ اسی طرح اور بہت سی چیزیں ہیں جن کو انسان نے لغو سمجھا تھا۔ مثلاً انسان کے جسم میں ہی بعض ایسے اجزا ہیں جن کو بیکار اور فضول قرار دیا گیا تھا۔ ایک زمانہ تھا کہ تلی کو لغو سمجھا جاتا تھا۔ اور اسی طرح باریک انتڑیوں کے نیچے ایک چھوٹا سا ٹکڑہ انتڑی کا علیحدہ ہوتا ہے۔ اس کو بیکار اور فضول سمجھا جاتا تھا اور ابھی کوئی لمبا عرصہ نہیں گذرا کہ ڈاکٹروں نے فتویٰ دیا تھا۔ کہ اگر اس میں ورم پیدا ہو جائے۔ تو بجائے اس کا علاج کرنے کے اس کا کاٹ کر نکال دینا انسب ہے لیکن تحقیقات جدیدہ نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ خیال غلط تھا۔ اور یہ حصہ نہایت مفید اور ضروری حصہ جسم ہے چنانچہ فرانس کے ایک ڈاکٹر نے اس کے متعلق تجربہ کر کے اسکی ضرورت کو ثابت کر دیا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ اس رودہ میں وہ سیال مادہ جمع رہتا ہے جس سے امعاء کے پردوں میں ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر یہ سیال مادہ اس رودہ میں موجود نہ ہو۔ تو یہ رودہ اپنے فعل کو سرانجام نہیں دے سکتا۔ اس ڈاکٹر نے اسبات کا اس طرح تجربہ کیا ہے کہ دو درجن جوان اور تندرست بندر منگوا کر ان میں سے نصف بندروں کے اندر سے یہ حصہ کاٹ کر نکال دیا۔ اور باقی بندروں کو بحال رکھ کر سب کو الگ الگ پنجروں میں بند کروا دیا۔ اور سب کو برابر مقدار میں ایک ہی غذا دینے کا انتظام کیا۔ دو دن کے بعد معائنہ کرنے پر معلوم ہوا کہ رودہ بریدہ بندروں کی انتڑیوں کی حرکت میں کمی آگئی ہے۔ اور ایک ہفتہ کے بعد تو نمایاں فرق پایا گیا۔ اور ان کے قویٰ مضمحل ہونے لگے اور ان میں حسب عادت دوڑنے کی سکت نہ رہی۔ بال گرنے لگے۔ آنکھوں کی رنگت بدل گئی اور زبانوں پر جھلی چھا گئی۔ اور اس امر میں شبہ کی کچھ گنجایش باقی نہ رہی کہ ان بندروں کی قوت ہاضمہ باطل ہو گئی ہے۔ باقی بندر جن کا یہ رودہ نہیں کاٹا گیا تھا۔ بالکل تندرست اور چست تھے۔ تو اب یہ رودہ بھی لغو نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ صحت کے قائم رکھنے کے لئے ضروری خیال کیا جاتا ہے ۔

غرضیکہ ہر ایک ایسی چیز جسکو انسان نے لغو اور فضول

سمجھا ہوا تھا۔ اسے بھی تجربوں اور علوم نے مفید اور فائدہ مند ثابت کرکے بتا دیا۔ کہ خدا تعالیٰ کی بنائی ہوئی کوئی چیز لغو نہیں ہے۔ جن قوموں نے یہ سمجھا ہے کہ خدا کی بنائی ہوئی چیزیں بھی لغو اور فضول ہوتی ہیں انھوں نے کبھی ترقی نہیں کی۔ ترقی ہمیشہ انہی قوموں نے کی ہے جنھوں نے یہ سمجھا کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی چیز بھی لغو نہیں پس جس طرح خدا کی پیدا کی ہوئی ہر ایک چیز خواہ بظاہر کیسی ہی ردی اور فضول کیوں نہ معلوم دے۔ درحقیقت بنی نوع انسان کے لئے فائدہ بخش اور نفع رساں ہے۔ اور جس طرح خدا کی مخلوق کا کوئی حصہ لغو اور ردی نہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے کلام کا حال ہے۔ اس کا نہ کوئی حکم لغو ہے اور نہ اس کا کوئی لفظ اور حرکت بلکہ ہر ایک اپنے اندر کوئی نہ کوئی حکمت رکھتا ہے۔ جرمن کے ایک مشہور ڈاکٹر نے ہلکے کتے کے کاٹے کا علاج کرنے کے متعلق تحقیقات کی ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ اس تحقیقات کیطرف مجھے اس طرح توجہ ہوئی کہ میں نے مسلمانوں کی بعض کتابوں میں لکھا ہوا دیکھا۔ کہ انھیں انکے رسول (صلعم) کا حکم ہے کہ اگر کتا کسی برتن میں منہ ڈال جائے۔ تو اسے پہلے مٹی سے مانجو۔ اور پھر پانی سے دھوؤ۔ میں نے سوچا کہ ایک اتنا بڑا آدمی جسکو لاکھوں اور کروڑوں انسان مانتے ہیں۔ اس کا یہ کہنا لغو نہیں ہو سکتا بلکہ ضرور اپنے اندر کوئی حکمت رکھتا ہے (معلوم ہوتا ہے کہ اس ڈاکٹر میں ان مسلمانوں سے حسن ظنی کا مادہ زیادہ تھا۔ جو خدا کی بعض چیزوں اور رسول اللہ کے بعض احکام کو لغو سمجھتے ہیں) میں نے اسبات کے لئے کوشش کرنی شروع کی۔ کہ معلوم کروں کہ آیا تمام ملکوں کی مٹیوں میں کوئی ایسا جزو بھی ہے جو سب میں یکساں ہو تو معلوم ہوا کہ ایک جزو ایسا ہے جو سب ملکوں کی مٹیوں میں مشترک پایا جاتا ہے اس جزو کا میں نے جب ہلکے کتے کے زہر پر استعمال کیا۔ تو مفید ثابت ہوا۔ اسی طرح اس ڈاکٹر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور احادیث سے بھی فائدہ اٹھایا ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کوئی بات لغو اور زائد نہیں ہو سکتی۔ یہاں خدا تعالیٰ یہ دعا سکھاتا ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ اور ان لوگوں کا راستہ جن پر آپ نے انعام کیا۔ نہ کہ ان کا جن پر تو نے غضب کیا یا جو گمراہ ہو گئے۔ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کے الفاظ کیوں رکھے۔ جو بظاہر زائد معلوم ہوتے ہیں۔ انکے رکھنے میں بہت بڑی حکمت ہے اور وہ یہ کہ یہ الفاظ اس طرف متوجہ کرنے کے لئے رکھے ہیں۔ کہ جب کوئی انسان ترقی کرنے لگتا ہے۔ خواہ وہ ترقی روحانی ہو یا جسمانی دینی ہو یا دنیوی تو اسکے رستہ میں ایسی روکیں اور اسکے مقابلہ میں ایسے لوگ اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ جو اسے ترقیوں سے محروم کرنا چاہتے ہیں اور اپنے تمام زور سے اس کو نیچے کھینچتے ہیں تاکہ وہ اپنے مقام سے ہٹ جائے۔ آجتک کوئی ترقی کرنے والا ایسا نہیں ہوا جس کا کوئی نہ کوئی حاسد نہو۔ بلکہ جس کسی نے بھی ترقی کی ہے۔ اسی کے حاسد پیدا ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اسی دعا کی تشریح میں ہی دیکھ لو۔ اگلے رکوع میں خدا تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کا واقعہ بیان فرما کر بتا دیا ہے کہ شیطان حسد اور عداوت کی وجہ سے اس کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا تھا پس خواہ کسی کی روحانی ترقی ہو یا جسمانی شریر اور ناپاک روحیں اس کے مقابلہ کے لئے ضرور اٹھ کھڑی ہوتی ہیں۔ جو اس کو اس کے اصلی مقام سے ہٹا کر مغضوب اور گمراہ بنانے کی کوشش کرتی ہیں اس لئے گو دعا کے لئے صرف اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم ہی کافی تھا لیکن مومنوں کی اس طرف توجہ پھیرنے کے لئے کہ تمہارے گمراہ کرنے کے لئے تمہارے دشمن کھڑے ہو جائینگے ان سے بچتے رہنا۔ خدا نے غیر المغضوب علیھم ولا الضالین بھی فرما دیا تاکہ مومن کی ہر وقت اس طرف توجہ رہے۔ اور وہ خیال کرے۔ کہ میں اپنے دشمنوں اور حاسدوں سے مامون نہیں ہوں یہ جو مجھے نعمت ملی ہے اور مل رہی ہے اسکے ساتھ ہی دشمن بھی کھڑے ہو گئے ہیں۔ ان سے مجھے ہوشیار رہنا چاہیئے بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں۔ جو نیک کام تو کرتے ہیں اور اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی دعا مانگتے ہیں لیکن غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کی طرف توجہ نہیں کرتے اور یہ خیال نہیں کرتے۔ کہ اگر ہمیں نعمت ملی ہے۔ تو ساتھ ہی حاسد بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ اس لئے وہ بہت دور جا گرتے ہیں۔ کیونکہ جو شخص زیادہ بلندی سے گرتا ہے۔ وہ زیادہ دور ہی گرتا ہے۔

ہماری جماعت دنیا میں اسوقت سب سے آخر آنیوالی جماعت ہے۔ اس نے بہت تجربے اور مشاہدے کئے ہیں۔ اور بہت سی قوموں کے ترقی اور تنزل کے واقعات سنے ہیں۔ اس لئے اسکے فائدہ اٹھانے کا آسان رستہ ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ جب یہ دعا کریں کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم تو ساتھ ہی غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کیطرف بھی خیال رکھنا چاہیئے اور سمجھنا چاہیئے۔ کہ کوئی منعم نہیں ہوا۔ اور کسی نے ترقی نہیں کی۔ کہ شیطان اور شیطان کے چیلے اس کے بگاڑنے اور گمراہ کرنے کے لئے کھڑے نہ ہو گئے ہوں۔ پس ہماری جماعت کو جہاں ایک طرف اسبات سے خوش ہونا چاہیئے۔ کہ ہم منعم علیہ گروہ میں ہیں۔ وہاں اس طرف بھی توجہ رکھنی چاہیئے۔ کہ ہمارے ساتھ دشمن بھی لگے ہوئے ہیں جو ہمیں سیدھے راستہ سے ہٹا کر کہیں کا کہیں لے جانا چاہتے ہیں۔ پس ہمیں بہت ہوشیاری سے اپنے دشمن کے مقابلہ کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ روحانی دشمنوں کے لئے بھی اور جسمانی شیطانوں کے لئے بھی جو انسانوں کی شکل و صورت بنکر ہمیں نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔

شیطان کے حملہ کرنے کے کئی ایک طریق ہیں کبھی تو وہ دوست بنکر حملہ آور ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ اس نے کیا۔ اور آکر کہا کہ میں تمہیں نصیحت کرنے آیا ہوں۔ خدا کے حکم کو توڑ دو۔ تو ہمیشہ جیتے رہو گے۔ انھوں نے سمجھا۔ یہ کوئی بڑا مخلص دوست ہے، اس لئے اس کے دھوکہ میں آ گئے۔ کبھی شیطان انسان کو غافل کرکے ہلاک کرنا چاہتا۔ چنانچہ بہت سے لوگ ایسے ہوئے ہیں جو دشمن کی دشمنی سے اس طرح تباہ و برباد نہ ہوئے جس طرح کسی بد باطن دوست کی دوستی سے ہلاک ہوئے ہیں۔ مثلاً کسی نے ان کو کہدیا کہ ہم تمہارے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔ تم بھی ہماری خاطر ہمارے پیچھے نماز پڑھ لو۔ تو انھوں نے انکی خاطر نماز پڑھ لی۔ پھر اسی طرح خاطر ہوتے ہوتے خود بالکل تباہ ہو گئے۔ یعنی انہی کیطرح ہو گئے لیکن یہ سب شیطان کے فریب ہیں۔ جو وہ کئی طرح سے کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ مومنوں کو اپنے فرائض بھلا دے۔ یا کسی اور طرف لگا دے۔ تاکہ اس طرح وہ خدا کو بھول جائیں ہماری جماعت کے لوگوں کو اپنی توجہ اس بات کیطرف

بہت کھٹی چاہیئے۔ اور وہ ہمیشہ یاد رکھیں۔ کہ دشمن سے کبھی غافل نہوں پھر شیطان جیسے دشمن سے جس کا منشا ہی یہی ہے کہ انسان کو بھلا کر ہلاکت کیطرف لے جائے۔ پس جبتک اس کا مقابلہ پورے زور اور قوت سے نہ کیا جائے کامیابی نہیں ہو سکتی۔ زور آور اور طاقتور لوگ اس سے مقابلہ کرتے ہی رہے ہیں لیکن یہ بھی ان کی تاک میں ہی بیٹھا رہا ہے اور ان کی نسلوں در نسلوں میں جبکہ وہ غافل اور بے پروا ہو گئے۔ تو یہ دھوکہ دینے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ سے شیطان کی آخری جنگ ہوگی۔ خدا تعالےٰ کے کلام کو سمجھنے والے سمجھتے ہیں کہ اس آخری جنگ کے کچھ اور ہی معنے ہیں لیکن پھر بھی نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ کس رنگ میں پورے ہونگے۔ پس ہر ایک وہ شخص جو احمدی ہوتا ہے یہ نہ سمجھے۔ کہ اب مجھے بے فکر ہو کر پیٹی کھول دینی چاہیئے۔ بلکہ یہ سمجھے کہ پیٹی باندھنے کا تو اب ہی وقت آیا ہے کیونکہ جسدن سے وہ احمدی ہوتا ہے۔ اسی دن سے اس کا نام فوج میں لکھا جاتا ہے اور اسی دن سے اسکی جنگ شیطان سے شروع ہو جاتی ہے +

خدا تعالیٰ کے جو سلسلے ہوتے ہیں۔ انکے حقیقی مبلغ افراد سلسلہ ہی ہوتے ہیں اور اصلی تبلیغ بھی انہی کے ذریعہ ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس طرح ہر ایک فرد تبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ہمارے لئے اسوقت تبلیغ کر کے کامیابی حاصل کرنے کا موقع ہے۔ پس ہر ایک احمدی سمجھ لے۔ کہ میں مبلغ ہوں۔ اور میرا فرض ہے کہ شیطان کا مقابلہ کروں پس خواہ کوئی احمدی امیر ہو یا غریب۔ تاجر ہو یا نوکر ہر حالت اور ہر حیثیت میں تبلیغ کا کام کرتا رہے۔ بعض لوگوں کو اپنی بڑائی تبلیغ میں روک ہو جاتی ہے اور بعض کو اپنی غریبی اور ناداری سدراہ ہوجاتی ہے۔ لیکن یہ سب شیطانی دھوکہ ہے۔ جو اس طرح غافل کرنا چاہتا ہے اصل بات یہی ہے کہ جو کوئی سچے دین میں داخل ہوتا ہے اس کا اخلاقی اور روحانی فرض ہے کہ اس دین کو پھیلائے۔ اور دوسروں تک بھی پہنچائے۔ کیونکہ کفر زہر کی طرح ہے اور انسان کو ہلاک اور تباہ کر دیتا ہے۔ جس طرح ڈاکٹر کا اخلاقی اور انسانی فرض ہے کہ اگر کسی کو زہر خوردہ دیکھے تو اسکی جان بچانے کی کوشش کرے۔ اسی طرح ہر ایک مسلمان جو یہ دیکھے کہ دوسرے روحانی زہر کھا کر مرنے کے قریب ہو رہے ہیں۔ اس کا فرض ہے کہ ان کی جان بچانے کی کوشش کرے اور ان کو تبلیغ کرے۔ ہماری جماعت کا ہر ایک شخص خواہ بڑا ہو یا چھوٹا خواہ امیر ہو یا غریب خواہ عالم ہو یا بے علم اس کا فرض ہے کہ صداقت کو پھیلائے اور باطل کو مٹائے۔ کسی کو یہ خیال ہرگز نہیں کرنا چاہیئے کہ کوئی تنخواہ دار مبلغ آکر تبلیغ کرینگے۔ یا قادیان سے کوئی مولوی اور عالم ہی آکر انھیں وعظ و نصیحت کرے گا اس میں شک نہیں کہ بعض جگہیں ایسی ہیں۔ جہاں کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ کوئی ایسا آدمی رکھا جائے جو اپنا سارا وقت تبلیغ میں صرف کرے۔ ایسے آدمیوں کو کھانے پینے اور اخراجات کے لئے دینا پڑتا ہے۔ تاکہ وہ ذریعہ معاش سے بے فکر ہو کر کلی تبلیغ میں لگ جائیں۔ ایسے آدمیوں کے اخراجات کے لئے کچھ دینا معیوب بھی نہیں۔ رسول اللہ کے زمانہ میں بھی ایسے صحابی جو سرحدوں پر حفاظت کے لئے رہتے تھے۔ انھیں بھی اخراجات دیئے جاتے تھے۔ لیکن ایسے لوگوں کی تعداد کافی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے ہر ایک فرد کو مبلغ ہونا چاہیئے۔ اور اُن لوگوں کو دیکھ کر جنھوں نے اپنی ساری عمریں اسی کام کے لئے صرف کر دیں سست نہیں ہونا چاہیئے بلکہ چست ہونا چاہیئے کہ فلاں نے تو اپنی ساری عمر ہی اسی کام میں لگا دی ہے مجھے جتنا وقت مل سکتا ہے اُتنا ہی اس خدمت میں لگا دوں۔ پس ہر ایک احمدی اپنے اپنے رنگ میں اور اپنے حلقۂ اثر میں ضرور تبلیغ کرے اور اس کام میں لگ جائے تب جا کر کامیابی ہوگی۔ ورنہ مشکل ہے۔ اگر ہماری ترقی کی رفتار وہی رہی جو موجودہ صورت میں ہے تو ہزار سال کے بعد جا کر کامیابی ہوگی۔ لیکن کسی قوم کی عمر اسقدر کہاں ہو سکتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے متعلق تو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمام دینوں پر ان کا غلبہ ہوگا۔ پھر اس وقت کیوں کوتاہی اور کمی ہو رہی ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ ہم میں نقص اور قصور ہے۔ ہمیں اپنی حالت میں تبدیلی کرنی چاہیئے۔ اور وہ یہی تبدیلی ہے کہ ہر ایک فرد تبلیغ کرنا اپنا فرض سمجھے۔ ہم جب کسی کو بھوکا اور ننگا دیکھ کر اس پر رحم کھاتے اور حتی الوسع اس کی مدد کرتے ہیں۔ تو جو لوگ دین سے بھوکے اور روحانیت سے ننگے ہیں۔ ان کو دیکھ کر کیوں ان کی مدد نکریں اور یہ خیال کریں کہ قادیان سے ہی واعظ آکر انھیں تبلیغ کرینگے۔ ہر ایک انسان ہر ہفتے اپنے دل میں غور کر لیا کرے۔ کہ میں نے اتنے دنوں میں تبلیغ کے لئے کیا کوشش کی ہے۔ اگر کوئی اخلاص اور سچے دل سے خدا تعالےٰ کے دین کے پھیلانے میں کوشش کرے گا۔ تو خدا تعالےٰ کبھی اسکی کوشش کو ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ وہ تو رحیم ہے کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ ہر ایک کو اس کے کام کا بدلہ دیتا ہے +

میں نے بہت دفعہ پہلے بھی آپ لوگوں کو اس طرف متوجہ کیا ہے۔ اور اب بھی کرتا ہوں۔ جنکو خدا تعالیٰ توفیق دے وہ اس کام میں لگ جائیں۔ تاکہ لوگوں کو بدیوں سے پاک کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظل عاطفت میں انکو لائیں +

خدا تعالیٰ ہماری جماعت کے سب لوگوں کو اس بات کی توفیق دے۔ کہ جو انعام ان کو ملا ہے۔ اس سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔ اور تبلیغ سلسلہ میں ہر وقت کوشاں رہیں۔ آمین +

التماس اور شکریہ

آجتک اخبار الفضل نے جسقدر مصارف کثیرہ کو برداشت کر کے احمدی قوم کیخدمت کی ہے اسکے مقابلہ میں افسوس سے کہا جاتا ہے کہ اکثر افراد سلسلہ نے اسکی امداد کرنے میں تساہل سے کام لیا ہے اسلئے اخبار کو بہت نقصان اٹھانا پڑا امید ہے کہ آئندہ احباب کرام اخبار کی توسیع اشاعت میں خاص طور پر توجہ فرما کر ممنون فرمائینگے +

ذیل میں چند اسمائے گرامی ان احباب کے پیش کئے جاتے ہیں جنھوں نے حال میں توسیع اشاعت میں سعی فرمائی یا خود خریدار بنے + جناب منشی محمد عبداللہ صاحب ڈویژن سرگودھا ۲ خریدار بابو محمد اشرف صاحب راولپنڈی ۱ خریدار منشی مولاداد صاحب پوسٹ ٹانک ۱ خریدار عبدالرحمٰن خان صاحب و مولوی غلام حسن صاحب پشاوری خود + محمد رمضان چٹھی رسان خود منشی خوشی محمد صاحب پنسال نویس روڈ الہ سرگودھا + منشی علاؤالدین صاحب گوجرانوالہ + کرم داد صاحب موضع ککھووال + منشی سکندر علی صاحب [illegible] خود + [illegible]

Digtized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

غریب بھائیوں کو سردی کی تکلیف سے بچاؤ

موسم سرما آگیا ہے۔ دار الامان کے مساکین اور غریب مہاجرین نیز مہمانوں کے لئے لحافوں کی ضرورت ہے جس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح فضل عمر خلیفہ ثانی ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس سال کم از کم ایک سو لحاف تیار کرائے جاویں۔ اور اس کے واسطے احباب میں تحریک کی جاوے۔ کہ زمیندار احباب جن کی کاشت روئی کی ہو وہ لحافوں کے لئے روئی یہاں بھجوا دیں۔ اگر پچاس احباب بھی چھ چھ سیر پختہ روئی یہاں بھجوا دیں تو یہ کام بآسانی ہو سکتا ہے۔ اور غیر زمیندار احباب لحافوں کے دیگر اخراجات کے لئے یعنی پارچہ۔ سلائی وغیرہ کے واسطے حسب توفیق چندہ بھیجکر عند اللہ مشکور ہوں۔ والسلام

خلیفہ رشید الدین صاحب صدر انجمن احمدیہ

ضرورت

(۱) ایک ماہر پوربیہ دھوبی کی جو انگریزی زنانہ اور مردانہ کام سے خوب واقف ہو تنخواہ ۲۰ روپے سے ایک روپیہ سالانہ ترقی دیکر ۲۵ روپے تک ماہوار ہوگی۔

(۲) دو ہوشیار خوشقلم مال کے کام سے خوب واقف احمدی ٹپواریوں کی تنخواہ ۸ سے ۱۰ تک مندرجہ بالا امیدواران کو مالیر کوٹلہ پہنچنے پر تیسرے درجہ کا سفر خرچ ملیگا۔

پتہ خان صاحب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ

چار نسخہ مجرب کا طبیب

روغن مسیحائی۔ یہ مقوی اعضاء رئیسہ ہے قیمت پانچ روپیہ تولہ۔ گولیاں مسیحائی۔ قیمت تین روپے درجن سرمہ مسیحائی۔ آنکھوں کے ہر قسم کے مرض کے لئے قیمت دو روپے فی تولہ۔ منجن مسیحائی۔ دانتوں کو پختہ اور مسوڑوں کو مضبوط کرنے کے لئے۔ آٹھ آنہ فی تولہ۔

خاکسار سید عزیز الرحمن حمدی قادیان دار الامان ضلع گورداسپور

تریاق ثلاثہ

یعنے

کھانسی۔ نزلہ۔ زکام کا تریاق ان بیماریوں کے بڑھنے سے دق سل ذات الریہ وغیرہ امراض شدید ہوتے ہیں زکام یا نزلہ یا کھانسی والے ہوشیار ہو جائیں۔ ورنہ سل ہو جائیگی۔ دق کا شکار ہونگے ذات الریہ کا نشانہ بنیگے۔ ان تینوں امراض شدیدہ کے لئے تریاق ثلاثہ کا استعمال اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس کے استعمال سے لوگ امن میں رہینگے جنکو زکام کھانسی سینے کی خرخراہٹ دامن گیر رہتا ہے۔ خدا کے فضل سے ہر سہ امراض تھوڑے وقت میں جاتے رہینگے قیمت فی ڈبیہ ۸/

ملنے کا پتہ نظام جان عبد الرحمن کاغانی قادیان

نادر تحفہ

حضرت خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیاض سے یہ حضرت مغفور کی مجرب گولیاں ہیں ان کے فوائد ہدیہ ناظرین ہیں۔ (۱) جن اصحاب کو دماغی محنت کرنے سے تکان ہو اور ضعف دماغی کی وجہ سے نسیان ہو ان کے لئے حکم مسیحائی رکھتی ہیں دماغی کوفت و تکان کیسی ہی ہو ان کے استعمال سے طبیعت بشاش ہو کر تمام تکان رفع ہو جاتی ہے (۲) اعضائے رئیسہ کی کمزوری کیلئے اکسیر ہیں (۳) تمام بدن کی کمزوری کے لئے تریاق ہیں۔ (۴) پٹھوں کی تمام کمزوری کے لئے اپنے اندر برقی طاقت رکھتی ہیں۔ بلکہ یوں کہنا خلاف نہ ہوگا کہ بدن کے لئے اکسیر البدن ہیں۔

چوبیس ۲۴ گولیاں عہ کو ملتی ہیں ——— ملنے کا پتہ

دوائی خانہ ہمدردی بیماران قادیان ضلع گورداسپور

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا وجود پاک کیا تھا ایک پرشوکت آفتاب صداقت جس نے سرزمین عرب سے طلوع ہو کر شش جہت میں اپنا نور پھیلا دیا اور تا قیامت اسے کوئی نہیں بجھا سکتا میٹھی زبان پنجابی نظم میں آنحضرت کے حالات دیکھنے ہوں تو ذیل کے پتہ سے چکار محمدی منگاؤ قیمت ۴/ [illegible]

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہو رہا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب کا بنایا ہوا ہے آپنے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند جالا پڑوال اور سرخی اور ابتدائی موتیابند کے لئے نہایت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ عہ قسم دوئم ۸/ قسم سوم عہ اصلی ممیرا قیمت عہ روپیہ فی تولہ ہے۔

ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر رگڑ کر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جائے یہ سرمہ خاصکر جن کی آنکھیں گرمی کی موسم میں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید اور اکسیر ہے۔

ست سلاجیت محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استقلہ زردی رنگ و تنگی نفس و شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود ہمراہ شیر گاؤ استعمال میں لایا کریں۔

لنگیاں اور کلاہ ہر قسم اور ہر رنگ مشہدی پشاوری بادامی سیاہ سفید سوتی ٹسری صافے ہر قسم کے مل سکتے ہیں

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور

میدہ کی سیویاں بنانے کی مشین

یہ عجیب وغریب مشین ہم نے خاص وعام کی سہولیت کیلئے اپنے کارخانہ میں تیار کی ہے اس میں میدہ باہر سے ڈالا جاتا ہے بچہ سے لیکر جوان تک اسکا استعمال کر سکتا ہے اس میں سیویاں ایک گھنٹہ کے اندر اندر ۲ سیر تک بن سکتی ہیں قیمت مع ٹب وزن میں صرف ایک سیر ہے تاجروں کے لئے خاص رعایت ہوگی قیمت فی مشین مع دو عدد چھلنیاں موٹی اور باریک عہ ہے۔

ملنے کا پتہ

مستری فضل کریم نزد مہمان خانہ مسیح موعود قادیان